۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں اکابر علماء کرام ان مسائل کے بارے میں۔

① تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں اور تبلیغی اجتماع کے پنڈال (اجتماع گاہ) میں اجتماع کے موقع پر بالترتیب تقریباً ۱۰ سے ۱۲ ہزار اور ۱۰ سے ۱۵ لاکھ کا مجمع ہوتا ہے۔ نماز تہجد کے وقت یا دیگر نمازوں کی سنن و نوافل کیلئے اکثر سترہ کا استعمال نہیں ہوتا۔ تو اس صورت میں اگلی صفوں میں نماز پڑھنے والا نمازیوں کے آگے سے گذر سکتا ہے یا نہیں اس حال میں کہ اس کے پیچھے بے شمار صفوف نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں (یا بھری ہوئی نہ بھی ہوں تو دونوں صورتوں میں) کیا حکم ہے؟ زید کا کہنا ہے کہ اتنے کثیر مجمع میں مجبوری کی وجہ سے یا مجبوری کے بغیر نمازیوں کے آگے سے گذرا جا سکتا ہے اس کا کہنا ہے کہ اس صورت میں شوافع کے قول پر عمل کیا جائیگا کہ ان کے نزدیک سترے کیلئے ایک ہاتھ لمبائی اور ایک انگلی کے بقدر موٹائی کی شرط نہیں ہے بلکہ ان کے مذہب میں اگر نمازی کے آگے ایک کوڑا پڑا ہو تو کافی ہے۔ اور یہاں (یعنی مرکز یا پنڈال) میں نمازیوں کے سامنے ان کے بستر و سامان ہوتا ہے جسکی اونچائی ایک ہاتھ سے کم ہوتی ہے عمرو کہتا ہے کہ اس صورتحال میں بھی گذرنے والے کو چاہیے کہ نمازی کے آگے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال۔ مصلّی یا عصا وغیرہ لٹکا کر گذرے تاکہ کم سے کم کراہت ہو۔ بہرحال تمام جزئیات سوال کا تسلی بخش حکم بتلاتے ہوئے اولیٰ و غیر اولیٰ کی بھی وضاحت فرمائیں۔ نیز مسبوق کے آگے سے گذرنے کا کیا حکم ہے؟

② نماز میں مکبّرین تکبیرات کے جہر کیوقت کیا نیت کرینگے؟ کتاب علم الفقہ ج ۲ صفحہ ۱۴ مکتبہ اعزازیہ دیوبند میں ہے کہ اپنی آواز دوسروں تک پہنچانے کی نیت بھی کرے۔ جبکہ زید کہتا ہے کہ میں نے ایک مولوی صاحب سے سنا کہ مکبّر صرف اپنی آواز بلند کریگا اور دوسروں تک پہنچانے کی نیت نہیں کریگا اور اگر اس نے ایسا نہ کیا اور دوسروں تک آواز پہنچانے کی نیت کرلی تو اس کی تکبیر پر اقتداء کرنے والوں کی نماز فاسد ہوگی عمرو اس کے بخلاف کہتا ہے دلیل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نمازوں میں سے وہ نماز جسمیں آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکی آواز کو مقتدیوں تک پہنچا رہے تھے اور ظاہر ہے کہ وہ جہراً تکبیرات آپ کی نماز کے افعال کی خبر دینے کے لیے ہی کہہ رہے تھے۔ بالتفصیل مسئلے کو صاف کرکے مشکور ہوں۔

③ مورخہ ۲۲/۳/۱۴۲۶ھ کو فتویٰ نمبر ۳۳/۶۱۹ میں ایک سوال بمتعلقہ "کلاکی قسم" میں فرمایا تھا کہ "البتہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو کلاکی طلاق، تو اس کا حکم قابل غور ہے۔ اس کے بارے میں کچھ عرصہ کیبعد معلوم کرلیں، لہٰذا اس کا جواب بتلایا جائے جواب لکھنے والے جناب سیف اللہ سعید صاحب تھے، فقط والسلام محمد راشد ڈسکوی۔ ڈسکہ ۱۸ محرم ۱۴۲۷ھ مدرسہ عربیہ رائے ونڈ

الجواب حامداً ومصلیاً

۱..........اجتماع گاہ میں نمازی کے سامنے سترہ نہ ہونے کی صورت میں نمازی کی سجدہ کی جگہ سے تقریباً ساڑھے چار فٹ اور نمازی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے تقریباً آٹھ فٹ کے آگے سے گزرنا جائز ہے، اس سے کم فاصلہ میں گزرنا جائز نہیں، (ماخذہ: تبویب ۶۴/۳۳۷) اور اس سلسلہ میں زید کی بات درست نہیں، کہ یہاں شوافع کے مذہب پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ حنفی مذہب کے مطابق عمل کرنے میں کوئی خاص حرج درپیش نہیں، لھذا اجتماع گاہ میں اس مسئلہ میں حنفی مذہب کے مطابق ہی عمل کرنا چاہیئے کہ باقاعدہ نمازی کے سامنے سترہ ہو، اور سترہ بھی کم از کم ایک ہاتھ ہو، صرف بستر یا سامان جس کی بلندی ایک ہاتھ سے کم ہو، اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح عمر کا یہ کہنا کہ نمازی کے سامنے رومال وغیرہ لٹکا کر گزرنے والا گزر جائے، یہ بھی درست نہیں، کیونکہ سترہ کی اصل صورت یہ ہے کہ وہ زمین میں گاڑھا ہوا ہو، یا زمین پر کھڑا ہو۔ البتہ اگر کوئی لکڑی وغیرہ نہ ہو، تو مجبوری کی حالت میں خط کھینچنے کی گنجائش ہے۔ کذا فی فتاوی دار العلوم۔

اس مسئلہ میں مسبوق وغیر مسبوق برابر ہیں۔

فی الدر المختار: ویغرز ندبا بدائع الامام وکذا المنفرد فی الصحراء ونحوها سترة بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع لتبدو للناظر بقربه دون ثلاثة اذرع علی حذاء احد حاجبیه مابین عینیه والایمن افضل ولایکفی الوضع ولا الخط وقیل: یکفی فیخط طولا وقیل کالمحراب۔

وفی الشامیة: والظاهر ان المراد به ذراع الید کما صرح به الشافعیة وهو شبران (۱/۶۳۷)

۲..........مکبرین جب جہر کے ساتھ تکبیر کہیں گے، تو ظاہر ہے کہ ان کی نیت یہی ہوگی کہ دوسروں تک آواز پہنچ جائے، تو جہر کے ساتھ تکبیر کہتے وقت مذکورہ نیت ناگزیر ہے، اور اس صورت میں زید کا مذکورہ قول درست نہیں، کیونکہ دوسرے کی آواز پر اقتدا وغیرہ سے نماز اس وقت فاسد ہوتی ہے جب وہ دوسرا اس کے ساتھ ایک نماز میں شریک نہ ہو۔

۳..........اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ جب تک ''کلما'' کو نکاح یا تزوج پر داخل کر کے اس کا مفہوم ذکر نہ کیا جائے خواہ عربی میں ہو، یا اپنی زبان میں ہو، تو لفظ طلاق پر کلما لانے سے کچھ نہیں ہوگا، بلکہ یہ لغو ہوگا۔ واللہ تعالی اعلم